عظیم الشان عبادی و سیاسی حج کانگریس کے نام

رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کا پیغام

"الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی البشیر النذیر والسراج المنیر سیدنا ابی القاسم المصطفیٰ محمد وعلی آلہ الطیبین الطاہرین وعلی الخیرۃ من اصحابہ المنتجبین۔"

مسلمانوں کی عظیم ترین سالانہ ملاقات کی خوشخبری لئے ہوئے حج بیت اللہ کا زمانہ قریب آگیا ہے لہذا اگر اس موسم میں لقائے الٰہی کے فیض سے شرفیاب ہونے والے لاکھوں مشتاق حج لوگ غیر معمولی جوش و خروش اور بیتابی و بیقراری کے ساتھ اس فریضہ کی ادائیگی کے سلسلے میں ہمہ وقت اور ہمہ تن لازمی تیاریوں میں سرگرم رہیں تو یہ ان کا حق ہے اور حج کی خواہش رکھنے والے دنیا کے وہ کروڑوں مسلمان جو امسال اس سعادت سے فیضیاب ہونے والوں کی فہرست میں شامل نہیں ہوسکے ہیں لمحہ بہ لمحہ حج سے مشرف ہونے والے خوش نصیبوں کو یاد کریں اور ان کے لئے اپنے حق میں دعاؤں کے ذریعہ اپنے دل و دماغ کو خوشحال و معطر رکھیں اور دنیا کے تمام صاحب دل مسلمان حج کے ان ایام میں کسی نہ کسی اعتبار سے حج اس کے شعائر اور اس کے جلال و جمال کی نشانیوں کے ساتھ بسر کریں تو بہتر ہے۔

حج بیت اللہ کے مراسم درحقیقت ہر سال رونما ہونے والے عظیم امور ہیں۔ پس یہ بات کس قدر مناسب ہوگی کہ معلومات و آگہی کے ان ایام میں دنیائے اسلام کے تمام مسلمان اس الٰہی واقعہ کو اپنی فکر و توجہ اور احساس و خیال کا اصلی مرکز بنالیں اور ہر شخص اپنے روحانی، فکری اور سیاسی مقام و مرتبہ پر قائم رہتے ہوئے کسی نہ کسی اعتبار سے اس کے بارے میں غور و فکر کرے اور اس کے ساتھ بسر کرے۔ ظاہر سی بات ہے کہ حج کے فیض سے بہرہ مند ہونے والے تمام حضرات تو بذات خود فریضہ و امید کے اس مرکز میں موجود ہیں اور ان کا پورا وجود، جسم و جان اور ان کی فکر و جستجو سب کچھ حج اور اس کے آثار و برکات سے وابستہ ہے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فریضہ الٰہی سے زیادہ سے زیادہ معنوی و روحانی اور انفرادی و اجتماعی فائدہ حاصل کریں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

اگرچہ حج کی برکتیں انسانی حیات کے تمام پہلوؤں پر محیط ہیں اور یہ لامتناہی باران رحمت، انسان کے قلب و دماغ کی خلوتوں سے لے کر سیاسی و اجتماعی میدانوں تک، مسلمانوں کے قومی اقتدار اور مسلمان ملتوں کے درمیان تعاون و ہمدردی کے جذبے کو زندہ و بار آور اور زندگی کی

رعنائیوں سے سرشار کر دیتی ہیں لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان سب کی کلید "معرفت" ہے اور حج کا سب سے پہلا تحفہ ہر اس شخص کے لئے جو اپنی آنکھوں سے حقائق کا مشاہدہ کرنے اور موجودات کی شناخت کی خداداد صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے پر مائل و تیار ہو، یہی ہر شخص سے مخصوص اس کی اپنی شناخت و معرفت ہے، جو عام طور پر حج کے علاوہ مسلمانوں کے عظیم گروہ کو کہیں اور نصیب نہیں ہوتی اور کوئی دوسرا مذہبی اجتماع شناخت و معرفت کا وہ مجموعہ جو حج کے مراسم میں قابل حصول ہے، ملت اسلامیہ کو یکجا شکل میں فراہم نہیں کر سکتا۔

یہ معرفت در حقیقت شناختوں کا ایک مجموعہ ہے جس میں درج ذیل چیزیں شامل ہیں۔ ایک فرد کی حیثیت سے خود اپنی شناخت، امت اسلامیہ کے عظیم مجموعہ کے ایک جز کی حیثیت سے اپنی شناخت، اس امت واحدہ کے ایک نمونہ و مظہر کی حیثیت سے اپنی شناخت، خداوند عالم کی عظمت و رحمت کی شناخت اور شناخت دشمن۔

ایک فرد کی حیثیت سے اپنی شناخت کا مطلب ہے اپنے وجود کے بارے میں غور و فکر اور اپنی کمزوریوں اور قوتوں سے مکمل واقفیت و آگاہی۔

جس جگہ مادی علامتیں، مال و منصب، نسلی شناخت اور لباس و زیور کی پہچانیں اپنا رنگ کھو دیتی ہیں اور آدمی ان امتیازی ہوا و ہوس سے جدا ہو کر دوسرے لاکھوں انسانوں کے ساتھ طواف، سعی، نماز اور افاضہ و وقوف کے لئے جاتا ہے، امیر و غریب، حاکم و رعایا، پڑھے لکھے اور ان پڑھ، کالے اور گورے سب کے سب ایک لباس میں ایک ہی جگہ خدا کی جانب رخ کئے نظر آتے ہیں، سب اپنے دست نیاز اس کی طرف بلند کئے ہوئے ہیں اور خود کو اس کے جمال و عظمت اور قدرت و رحمت کے سامنے کھڑا پاتے ہیں، ایسے میں کوئی بھی انسان خدا کے مقابل اپنی کمزوری اور تہی دستی کے بارے میں غور و فکر کر سکتا ہے اور اس سے وابستگی میں اپنی عزت اور اقتدار و سربلندی کو بخوبی محسوس کر سکتا ہے، اپنے ضعیف و ناتواں وجود سے متعلق غرور آفریں باطل خیالات دور پھینک کر خود غرضی اور تکبر کے شیشے کو جو اس کی پست ترین عادات و رفتار کا آئینہ ہے، زمین پر پٹک کر چکنا چور کر دیتا ہے اور دوسری طرف عظمتوں کی کان سے وابستگی کی شیرینی اور اس سے الحاق کی لطافت کے ساتھ اپنے اندر موجود نفسیاتی بتوں کے توڑنے اور ان سے علیحدگی اختیار کرنے کا مزہ چکھ سکتا ہے۔

یہ بنیادی شناخت جو تمام عبادتوں کا جوہر اور اولیائے خدا کی تمام مناجاتوں اور راز و نیاز کا اصل موضوع ہے، انسان کے اندر پاکیزگی اور صفا پیدا کر دیتی ہے اور اس کو دوسری معرفت و شناخت کے لئے آمادہ کر کے کمال کی راہ طے کرنے کی قوت و توانائی عطا کر دیتی ہے۔

عام زندگی میں دنیوی مشکلات، مادی امور میں الجھی ہوئی حد سے سوا سرگرمیاں اور انسانوں کے روزمرہ کی زندگی میں تمام نہ ہونے والی جنگ و جدل اور مقابلہ آرائیاں دل کو غافل و مشغول کر دیتی ہیں اور انسان اس روشن و درخشاں معرفت سے دور ہو کر باطل خیالوں اور توہمات کے جالوں میں پھنس جاتا ہے، اس کا دل ناہمواری و تیرگی میں گرفتار رہتا ہے اور حج ان تمام پریشانیوں سے نجات کا ایک حتمی و قطعی علاج ہے۔

ملت اسلامیہ کے عظیم مجموعے میں شامل ایک جزو کی حیثیت سے اپنی شناخت کا مطلب ہے کہ تمام حاجیوں کو ان تمام ملتوں اور تمام سرزمینوں کے نمائندوں کی حیثیت سے دیکھنا ہے جنہوں نے اپنے لوگوں کو خانہ خدا کے طواف کے لئے بھیجا ہے، تمام حجاج کو اس جم غفیر کے آئینہ میں ایک مجموعے کی حیثیت سے دیکھنا ایک عظیم امت اسلامی کا زاویہ نگاہ عطا کرتا ہے جو اس وقت دسیوں قوموں اور اربوں انسانوں سے تشکیل پذیر ہوا ہے اور سماجی حیات و آسائش کے اہم ترین مادی و معنوی وسائل و امکانات سے بہرہ مند ہے اور تمام بشریت اور صنعتی تہذیبیں تمام مادی و معنوں کے ساتھ ان کی، ان کے عظیم منابع کی، ان کے یہاں موجود بازاروں کی اور ان کی علمی و ثقافتی سرمایوں کی محتاج ہیں اور ان سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔

اس عظیم واقعیت و حقیقت کے ایک جزو کی حیثیت سے اپنی شناخت اور پہچان، حاجیوں کو حقیقی عشق و محبت سے سرشار عزیزداری و برادری کے قریبی رشتوں میں منسلک کر دیتی ہے اور افتراق و جدائی کے پُر فریب تصور کو، جسے برسہا برس سے کل کے استعماری اور آج کے استکباری ہاتھوں نے نسل و زبان و مذاہب اور قوم پرستی کے نام پر پھیلا رکھا ہے، ختم کر دیتی ہے۔

طبقاتی دنیا کے سربراہوں یعنی ان تمام سیاست دانوں کو، جن کی کوشش رہی ہے کہ دنیا کو دو قوی و کمزور یا مستکبر و مستضعف بلاکوں میں

منقسم باقی رکھیں اور طاقت و مرکز کو کمزور و محروم قوموں کو نقصان پہونچاتے ہوئے اپنے درمیان تقسیم کرلیں' دو صدیوں سے لے کر اب تک' ملت مسلمہ کے اتحاد و یکجہتی سے غیر معمولی خوف لاحق رہا ہے اور انہوں نے اس راہ میں بڑی رکاوٹیں کھڑی کی ہیں۔

یہی ہیں وہ لوگ ہیں جنہوں نے حالیہ دہائی کے دوران بالکان کے مسلمانوں کے قتل عام یا یورپ کی مسلمان اقلیتوں کی نسبت تفریق و ناانصافی یا ان کی طرف سے مکمل لاپرواہی کے ذریعے پورے یورپ کو عیسائی بنانے کا اپنا عزم آشکار کردیا ہے اور دنیائے اسلام کے اتحاد کو توہین آمیز الفاظ سے یاد کیا اور عمل و تبلیغ کے سہارے اس اسلامی اتحاد کی راہ میں رکاوٹیں ڈالی ہیں۔

ایک شخص کے اندر اس احساس کی تقویت کہ وہ ایک عظیم امت کے پیکر کا ایک حصہ ہے اور احساس کی صحیح رہنمائی ان تمام تفرقہ انگیز خیالوں پر غلبہ حاصل کرلیتی ہے اور وہ ملت اسلامیہ کے گوناگوں شعبوں میں اس قومی مذہبی تشخص اور پہچان کو محفوظ رکھنے کے ضمن میں ہی اتحاد و یک دلی کے جو فوائد ہیں ان سے پورے مجموعے کو بہرہ مند کرسکتا ہے اور وہ عزت و وقار اور خیر کثیر جو ملت اسلامیہ کی یکجہتی میں پوشیدہ ہے اس کے تمام اعضاء و اجزاء کے شامل حال ہو جاتا ہے۔

حج میں طواف و سعی' جماعت کی نمازیں اور تمام اجتماعی حرکات و سکنات حج ادا کرنے والے کو یہی سبق دیتی ہیں اور اس کو اس کے وجود کی گہرائیوں میں اتار دیتی ہیں۔

ایک امت واحدہ کے عملی مظہر و جلوے کی شناخت کا مطلب ایک عظیم آرزو یعنی اسلامی وحدت کو بروئے کار لانے کے سلسلے میں

پورے عالم اسلام سے آئے ہوئے عزیز بھائیو اور بہنو اور عزیز ایرانی حاجیو!

خدا سے مدد طلب کرکے اسی وسعت کے ساتھ جو بیان ہوئی ہے'

حج کے عظیم ترین ثمرات یعنی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کیجئے اور مذکورہ

میدانوں میں تازہ شناخت و معرفت کے ساتھ اپنے ملک واپس جایئے

اور مستقبل کے لئے اسے اپنی جدو جہد کی بنیاد بنایئے۔

ایک عملی قدم اور پھر عالمی سیاست کے میدان میں ایک متحدہ اسلامی اقتدار کی جلوہ نمائی ہے۔

دنیا کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے مختلف زبانوں اور مختلف رنگ و نسل کے حاجیوں کے عظیم اجتماع کا نظارہ' مسلمانوں کے نقطہ نگاہ میں وسعت پیدا کرتا ہے اور کسی قوم و ملت اور ذات کی حد بندیوں سے باہر نکال لاتا ہے اور اس کے برادرانہ اسلامی کردار کا فریضہ ان کے ساتھ میل جول اور ہم دلی و ہم زبانی پر مجبور کردیتا ہے' مختلف قوموں سے مخصوص خبریں پوری اسلامی دنیا تک پہنچاتا اور ہمیشہ سے جاری خصوصاً عصر حاضر میں حد سے سوا دشمنوں کی تشہیراتی سازشوں کو جن کا مقصد ہی حقیقتوں کو بدل کر جھوٹ اور افواہ کا بازار گرم کرنا ہے اپنی جگہ دفن کردیتا ہے اور اس طرح مقام و علاقہ نیز زبان اور خیالات کے فاصلے مٹ جاتے ہیں۔

ایک ملت کی کامیابیوں کے ذکر کے ذریعے دوسری قوموں کے دل میں امید کے چراغ روشن ہو جاتے ہیں اور ایک ملک کے تجربات کا

بیان دوسرے ملکوں کو تجربے عطا کرتا ہے۔ افراد اور قوموں کے ذہن سے تنہائی اور اکیلے پن کا احساس ختم ہو جاتا ہے اور دشمن کا رعب و دبدبہ ان کی نگاہ سے دور ہو جاتا ہے ایک ملک کی بڑی بڑی مصیبتوں کو دوسروں کے سامنے بیان کرتا ہے اور ان کو ان کے علاج کی فکر پر ابھارتا اور آمادہ کرتا ہے۔

حج کے موسم میں حاجیوں کا ایک نقطے پر اکٹھا ہونا خصوصاً عرفات اور مشعر الحرام میں وقوف منیٰ میں بیتوتہ' سب کچھ اس کار آمد و کار ساز شناخت کی زمین ہموار کرتا ہے۔

ظلمت و کفر اور بغاوت و طغیان کے تمام محاذوں کے اتحاد کے مقابل جب اسلامی انقلاب کو کامیابی حاصل ہوئی' اسلامی جمہوریہ ایران کی تشکیل سے پہلے دن سے ہی اس نے ایران اور اس کی انقلابی قوم کے خلاف بغض و عناد' رکاوٹوں' جارحانہ حملوں اور طرح طرح کی سازشوں کا جال بچھادیا۔

حج میں خداوند عالم کی عظمت و رحمت کی شناخت کا مطلب ہے اس گھر کی بنیاد و استحکام پر غور و فکر کرنا' جو خانہ خدا ہونے کے ساتھ ہی ساتھ عوام الناس کا گھر بھی ہے۔ "ان اول بیت وُضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدیً للعالمین" (آل عمران آیت ۹۶)

(بے شک وہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے مبارک ہے اور عالمین کے لئے سراسر ہدایت ہے۔)

یہ وہ مقام بھی ہے جس کی طرف ضرورت مند انسان اپنا رخ کئے رہتے ہیں اور وہ نقطہ بھی ہے جہاں آئین الٰہی کی عظمت جلوہ گر ہوتی ہے۔

شکوہ، عظمت اور سادگی و پاکیزگی کا ایک اہم سنگم' سب سے پہلی صدائے توحید کی یادگار' وحدت کلمہ پر عمل درآمد کا مقام' صدر اسلام کے مومنین کے نقش قدم بھی اجاگر کرتا ہے اور ان کی مظلومانہ ہجرت کی داستان بھی دہراتا ہے کہ انہوں نے کس انداز سے اکیلے جہاد و مقابلہ کیا اور پورے اقتدار کے ساتھ فاتحانہ انداز میں واپس آئے اور اس کو عرب جاہلیت کی نشانیوں سے پاک و صاف کیا۔ اور یہ جگہ عبادت کرنے والوں کے وجود سے معطر' عابدوں کے سجدوں کی منزل اور حمد و ثنا کرنے والوں کے دست دعا سے معمور بھی ہے یہی جگہ ابتدا میں خورشید اسلام کے طلوع کا مشرق اور یہی جگہ بالآخر مہدی موعود (ع) کے ظہور کا مطلع بھی ہے' یہی شکستہ دلوں کی پناہ گاہ اور یہی مصیبت زدہ لوگوں کی امید کا مرکز بھی ہے۔

فریضہ حج کا حکم اور اس کے اعمال و مناسک کی ترتیب عظمت کی نشانی بھی ہے اور رحمت کی علامت بھی' اسی شناخت و معرفت کے اثر سے مسجد الحرام میں کعبہ شریف کو دیکھنے کے بعد دل منقلب ہو جاتے ہیں اور راہ سے بھٹکے ہوئے لوگ صراط مستقیم سے وابستہ ہو جاتے ہیں اور انسانوں کے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔

دشمن کی پہچان اور شناخت تمام دوسری شناختوں کو پایہ تکمیل تک پہونچاتی ہے' اس کے بغیر مسلمانوں کے دل و دماغ کسی فصیل سے محروم ایسا خزانہ ہیں جو ڈاکوؤں' خائنوں اور لٹیروں سے محفوظ نہیں ہے' خود حج کے اعمال میں "رمی جمرات" یعنی شیطانوں کو کنکریاں مارنا' دشمن کو پہچاننے اور دشمن کو ختم کرنے کی جلوہ نمائی ہے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے دوران برائت و بیزاری کی اذان بلند کی ہے اور برائت کی آیات حج کے مراسم میں امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے دہن مبارک سے تلاوت کی ہیں' اگر دنیائے اسلام اور ملت اسلامیہ اپنے تمام دشمنوں کے وجود سے نجات حاصل کرلے اور اس طرح کی صورت حال ممکن ہو سکے تو برائت کا فلسفہ بھی ختم ہو جائے گا لیکن دشمنوں کی موجودگی اور ان کی موجودہ محاذ آرائیوں کے باوجود دشمن کی طرف سے غفلت اور رسم برائت سے اجتناب ایک بڑی اور نقصان دہ خطا و غلطی ہے۔

اگر پہلے بیان کی گئی معرفت و شناخت حاصل ہو جائے تو عالم اسلام کے دشمنوں کی بھی شناخت ہو جائے گی کوئی بھی کام یا شخص یا حکومت یا نظام جو مسلمانوں کو ان کے اسلامی تشخص سے بیگانہ کردے یا ان میں اختلافات و تفرقہ کا باعث ہو یا اور اسلامی عظمت و آبرو حاصل کرنے سے انہیں لاپرواہ یا مایوس کرے وہ ان سے دشمنی کر رہا ہے اور اگر وہ بذات خود دشمن نہ ہو گا تو دشمن کا پٹھو ضرور ہے۔

قرآن میں شیطان کو انبیاء کے مقابلے میں فساد پھیلانے اور انحطاط پیدا کرنے والی طاقتوں کی حیثیت سے یاد کیا گیا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

"وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ" (سورہ انعام آیت ۱۱۲)

"اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے جنات اور انسان کے شیاطین کو ان کا دشمن قرار دیا ہے۔"

پورے قرآن میں شیطان اور اس کے مظاہر کا بار بار ذکر ہوا ہے' وحی کے نزول کے پورے عرصے میں اس کا نام لیا گیا ہے' یہ اس وجہ سے ہے کہ مسلمانوں کو دشمن اور اس کی علامتوں سے ہرگز غفلت نہیں برتنی چاہئے۔

آج شیطان یعنی سامراج کے سیاسی محاذ کی سب سے زیادہ کوشش اس بات پر مرکوز ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے مستقبل سے ناامید کردے اور انہیں اپنی عظیم ثقافت اور علمی میراث سے بے اعتنا کردے۔ ہر وہ شے جو مسلمانوں کو امید دلاتی ہے اور انہیں اپنے مستقبل کو اسلامی بنیاد پر استوار کرنے کی سوچ عطا کرتی ہے' عالمی استکبار اسے بہت زیادہ نفرت اور غیظ و غضب کی نظر سے دیکھتا ہے۔

شیطان بزرگ اس لئے ایران سے دشمنی رکھتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ کا وجود اور اس وسیع و عریض ملک کا نظام' اپنی عظیم آبادی اور لامتناہی مادی و معنوی ثروت و دولت کے ساتھ مسلمانوں کو اسلامی' عزت و عظمت کا مژدہ دیتا ہے اور ان کے دلوں میں امید کی شمع روشن کرتا ہے۔

ایران میں اسلامی جمہوریہ کی تشکیل کے بعد انیس سال کے عرصے میں پوری دنیا کے لوگوں نے مسلمان ملتوں کی روش میں امید کا مشاہدہ کیا ہے اور کر رہے ہیں' جتنا وقت کا پہیہ آگے بڑھا ہے اس بڑھتی ہوئی عظیم لہر کے مقابلے میں سامراجی دنیا کی تدبیروں نے زیادہ شکست کھائی ہے اور اس امید میں اضافہ ہوا ہے۔

•

فلسطینیوں کی بیداری' غاصب صیہونیوں کے مقابلے میں اسلامی نعروں کے ساتھ ان کی آزادی و حریت پسندانہ جد و جہد کا آغاز' یورپ میں مسلمان ملتوں کی بیداری' یورپیوں کے ہاتھوں یا ان کی خاموش رضامندی سے بوسنیائی مسلمانوں کو پیش آنے والے خونیں اور المناک سانحے کے باوجود مسلمان ملک بوسنیا کی تشکیل' مغربی جمہوریت کی معمول کی راہوں سے ترکی اور الجزائر میں اسلام کی حاکمیت پر یقین رکھنے والوں کا برسر اقتدار آنا' دونوں ملکوں میں اسلام کے اقتدار کے عالمی دشمنوں کی دشمنی' ناجائز اور غیر قانونی طاقتوں کی مداخلت اور بغاوت کی وجہ سے ان کی کامیابی ادھوری رہ گئی' سوڈان میں اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر حکومت کی تشکیل جو بیرونی رکاوٹوں کے باوجود بحمد اللہ اسلامی اقتدار کے راستہ پر مستقل آگے بڑھ رہی ہے اور بہت سے مسلمان ملکوں میں اسلامی نعروں کا احیاء جو کئی برسوں سے ان ملکوں میں فراموش کئے جا چکے ہیں' ان کے علاوہ اور بہت سی مثالیں' یہ سب کے سب پورے اسلام کے روز افزوں گہرے اثرات کی نشانیاں اور علامتیں ہیں۔

اسلامی ایران کے ساتھ سامراج کی دشمنی اسی نسبت سے روز بروز زیادہ سخت اور زیادہ بغض و کینہ سے معمور ہو گئی ہے' فوجی' اقتصادی' سیاسی اور تشہیراتی سازشوں کی پے در پے شکستوں کے بعد سامراج نے ایک نیا محاذ کھول دیا جو ابھی تک اسلامی ایران کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ یہ محاذ تشہیراتی اور پروپگنڈا جنگ کا محاذ ہے اور اس کا مقصد ایران کی قوم اور حکومت پر الزامات لگانا اور اس کے نتیجے میں مسلمان ملتوں کے دل میں روشن امید چراغ کو گل کرنا ہے' اس پروپگنڈا جنگ میں اس طرح ظاہر کیا جاتا ہے کہ ملت ایران عظیم انقلابی تحریک اور اس کے نعروں سے نیز اسلام اور قرآن کی حاکمیت سے شرمندہ و پشیمان ہو گئی ہے' ملکی حکام نے اسلام اور انقلاب سے روگردانی کر لی ہے' ثبوت اور نمونے کے طور پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ حکومت ایران امریکی حکومت کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتی ہے' ملکی حکام کی طرف سے اس دعوے کی بار بار تردید اور اسلامی انقلاب اور امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے راستے سے عشق اور اس کے پابند رہنے پر ان کی ہمیشہ کی تاکید اس بات میں مانع اور رکاوٹ نہیں بنی ہے کہ سامراج' خصوصاً امریکہ کی متکبر حکومت کی پروپگنڈہ مشینری حتی ان کے سیاسی حکام اپنے دعووں کی مختلف زبانوں اور طریقوں سے تکرار نہ کریں اور ان کی اپنے تبصروں' خبروں اور عالمی رپورٹوں میں خاص طور پر عالم اسلام کی سطح پر پہلے سے زیادہ تکرار نہ کریں۔

حج میں دشمن کی شناخت کا مطلب ان طریقوں اور ان کے محرکات اور عوامل کی شناخت ہے اور حج میں برائت اور نفرت کا مطلب دشمن کی سازش کا انکشاف اور اس سے بیزاری کا اعلان ہے۔

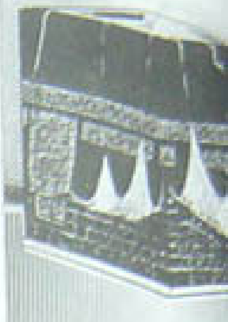

ایران کی ملت اور حکومت نے اپنے عظیم انقلاب کے ذریعے' جس میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان قیادت میں اور ان کے راستے کو جاری رکھ کر اسلام اور ایران کی عظمت کا پرچم لہرایا اپنی قومی خود مختاری اور عزت نیز اپنی نئی تاریخی زندگی کو دوبارہ پالیا ہے اسلامی انقلاب کی برکت سے ملت ایران نے برحق ہوئی بد عنوانی' علمی واخلاقی انحطاط' سیاسی جبر اور امریکہ کے ساتھ وابستگی سے نجات حاصل کی اور زندگی اور تعمیر نو کے مسرت وسرور کو دوبارہ پالیا۔ ظالم وجابر بدکار فاسق' نااہل اور پٹھو حکمرانوں کی حاکمیت اور اقتدار سے اس کی جان چھوٹی اور اسے عوامی حکومت مخلص' مومن' امین اور ماہر حکام نصیب ہوئے' اس نے ملک کے مقدر' قومی ذخائر اور اپنی خداداد مال ودولت کو جسے اغیار لوٹ رہے تھے' اپنے ہاتھوں میں لے لیا' ماہر اور تعمیری طاقت کو جو خائن اور وابستہ بادشاہوں کی کمزوری وبد عنوانی کی وجہ سے برسوں سے بے حالی اور جمود کا شکار ہو چکی تھی' اپنے اندر زندہ کیا اور تمام علمی وعملی میدانوں میں پسماندگی کی دو صدیوں کا نقصان پورا کرنے کے لئے بڑے قدم اٹھائے اور مستقبل کے لئے بھی بلند ہمت' عزم راسخ' اور روشن فکر' کو انیس سال کے تجربے کے ساتھ مشعل راہ بنایا ہے۔ ایران اور ایرانی عوام کی زندگی' اسلام' اسلامی انقلاب اور اس کے عظیم الشان قائد امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی مرہون منت ہے' ہماری قوم اور حکومت اس حقیقت کو نہیں بھلا سکتی اور نہ ہی اس روشن اور سیدھے راستے کو ہاتھ سے کھو سکتی ہے۔

شیطان بزرگ اس لئے ایران سے دشمنی رکھتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ کا وجود اور اس وسیع وعریض ملک کا نظام' اپنی عظیم آبادی اور لامتناہی مادی ومعنوی ثروت ودولت کے ساتھ مسلمانوں کو اسلامی' عزت وعظمت کا مژدہ دیتا ہے اور ان کے دلوں میں امید کی شمع روشن کرتا ہے۔

نصف صدی پہلے جب سے امریکی حکومت نے ایران کے سیاسی میدان میں قدم رکھا ہے ابتدائی برسوں سے ہی اس نے ایران اور ایرانی قوم کے خلاف غداری اور ظلم وستم کا بازار گرم رکھا' اس نے تباہ کن' عوام دشمن پہلوی حکومت کی حمایت کی' وابستہ کمزور اور پٹھو حکومتیں برسر اقتدار لایا' ہماری قوم پر اپنی خواہشات مسلط کیں' اور قومی ذخائر کو ہڑپ لیا' تیل کے بدلے ہتھیار کے نقصان دہ معاملات کے ذریعے اس قوم کی کثیر دولت لوٹ لی' ایران کی مسلح افواج کی قیادت اپنے ہاتھ میں لی' شاہ کی امن دشمن سیکورٹی مشینری اور اس کے جلادوں کی تربیت کی' امریکی حکومت ایرانی عوام اور بہت سے دیگر مسلم اقوام بالخصوص عربوں کے درمیان اختلافات کا باعث بنی' ایران میں برائی اور فحاشی کو رواج دیا' اسلامی تحریک کو کچلنے کے لئے مختلف مراحل پر شاہی حکومت کی مدد کے علاوہ اسے ہدایات دیں۔

ظلمت وکفر اور بغاوت وطغیان کے تمام محاذوں کے اتحاد کے مقابل جب اسلامی انقلاب کو کامیابی حاصل ہوئی' اسلامی جمہوریہ ایران کی تشکیل کے پہلے دن سے ہی اس نے ایران اور اس کی انقلابی قوم کے خلاف بغض وعناد' رکاوٹوں' جارحانہ حملوں اور طرح طرح کی سازشوں کا جال بچھا دیا۔ آٹھ سالہ جنگ کے دوران عراقی حکومت کی بھرپور مدد سے لے کر ایران کے مکمل اقتصادی بائیکاٹ تک غدار اور مغرور عناصر کی مدد سے لے کر اپنے تمام ذرائع ابلاغ کے مسلسل پروپگنڈوں تک علاقائی تنازعات کے شعلوں کو ہوا دینے سے ایران اور اس کے ہمسایہ ممالک کے

درمیان اختلافات پیدا کرنے کی بھرپور کوشش تک 'سی آئی اے کے زرخرید ایجنٹوں کے ذریعے حکومت کی سرنگونی اور دہشت گردی کی سرگرمیوں سے لے کر ایران اور دنیا کے مختلف ممالک کے درمیان ہونے والے اقتصادی معاہدوں کو روکنے کی سنجیدہ کوششوں تک اور ایسے ہی دسیوں شر انگیز اقدامات اور دھمکیاں' تمام ممکنہ میدانوں میں قابل ذکر ہیں' تاہم یہ ایران اور ایرانیوں کے خلاف امریکی حکومت کی طویل معاندانہ سرگرمیوں کی مختصر فہرست ہے' اور یقیناً سب ہی 'ان سب سے واقف ہیں اور خاص طور پر خود امریکی حکام دوسروں سے زیادہ اس تلخ حقیقت سے آگاہ ہیں کہ ان میں سے اکثر معاملات میں امریکی حکومت شکست اور ناکامی کا منہ دیکھنے کے علاوہ بالکل اکیلی اور تنہا رہ گئی ہے' جب کہ ایرانی قوم اللہ تعالیٰ کی مدد اور اسلام وانقلاب کے ذریعے حاصل ہونے والی عظمت اور شان و شوکت کی برکت سے اکثر مواقع پر اپنے دشمن کو شکست اور ناکامی کا تلخ مزہ چکھانے میں کامیاب رہی ہے۔

ان روشن حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ایران کی قوم اور حکومت ایسے دشمن کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائے جس کے دل میں اب بھی تلخ تجربوں اور پے در پے شکستوں کا انتقامی جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور وہ ایران اور ایرانی عوام پر وار کرنے کے مواقع ڈھونڈ رہا ہے بھلا وہ کس طرح ایک دشمن کی زہریلی مسکراہٹ کے فریب میں آجائے گی جس کے ہاتھ میں آج بھی زہر آلود خنجر موجود ہے۔

اسلامی جمہوریہ ایران نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ دوسرے ملکوں سے اپنے تعلقات بگاڑنا نہیں چاہتا ہے' اور خارجہ پالیسی میں تین اصولوں عزت' حکمت اور مصلحت پر مبنی متقابل تعلقات کو پسند کرتا ہے اور نبھاتا ہے۔

اسلامی جمہوریہ ایران نے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچادی ہے کہ اپنے ملک کے معنوی اور مادی مفادات اور ایران کی عظیم قوم کی مصلحت و عزت کا پاس ولحاظ اور عالمی سیاسی میدان میں امن وامان اور سلامتی کا تحفظ اس کا بنیادی امتیاز اور رہنما ہے۔ اپنے ہمسایہ ملکوں اور دوسرے عالمی ملکوں منجملہ یورپی ممالک سے ہمارے تعلقات ہماری راہ و روش واضح اور منہ بولتی دلیل ہے اور اسلامی ممالک سے برادرانہ مذاکرات کرنے کی ہماری ہمیشہ کی کوششیں دنیا بھر کے عوام کے سامنے ہیں' بحمد اللہ آج کل ہم کئی اسلامی ملکوں سے مذاکرات کے خوشگوار نتائج دیکھ رہے ہیں لیکن ان سب چیزوں کے باوجود ہم دشمن کی شناخت اور اس کے مقابلے میں سختی اور فراست کو ہمیشہ کے لئے دستورالعمل بنا کر شیطانوں کی مکاریوں کے فریب میں نہیں آئے ہیں اور اس کے بعد بھی انشاءاللہ دھوکہ نہیں کھائیں گے۔

صیہونی دشمن جس نے فلسطین کی اسلامی سرزمین میں اپنی غاصب و قابض حکومت بنا رکھی ہے' اسے ایران کبھی بھی سرکاری طور سے قبول نہیں کرے گا اور اس غاصب حکومت کے خاتمے اور خود فلسطین کے عوام کی حکومت کی تشکیل کے اپنے عقیدے کو ہرگز نہیں چھپائے گا۔ اسی طرح امریکہ کو جو شیطان بزرگ اور عالمی استکبار کے فتنوں کا سرغنہ ہے' جب تک وہ اپنی موجودہ روش پر باقی ہے اسے اپنا دشمن سمجھتا رہے گا اور اس کی طرف کبھی دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھائے گا۔

پورے عالم اسلام سے آئے ہوئے عزیز بھائیو اور بہنو اور عزیز ایرانی حاجیو! خدا سے مدد طلب کر کے اسی وسعت کے ساتھ جو بیان ہوئی ہے' حج کے عظیم ترین ثمرات یعنی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کیجئے اور مذکورہ میدانوں میں تازہ شناخت و معرفت کے ساتھ اپنے ملک واپس جایئے اور مستقبل کے لئے اسے اپنی جدوجہد کی بنیاد بنایئے اس موسم میں خاص طور پر کوزوو کے مسلمانوں کی مظلومیت کو' جو بلقان علاقے کے خونیں واقعات سے مربوط ہے اور بوسنیا ہرزگوینا جیسا ہی ایک اور تجربہ ہے' ایک دوسرے سے بیان کیجئے اور ان مظلوم عوام کی نجات اور کامیابی کے لئے دعا کیجئے اور ان کی مدد کرنے کا اقدام کیجئے' اسی طرح دنیا کے دوسرے علاقوں میں مظلوم مسلمان عوام کی مدد کرنے کا طریقہ ڈھونڈئے اور ان کے لئے دعا کیجئے اور مسلمانوں کے امور کی اصلاح کے لئے خدا کی قدرت و رحمت مطلقہ کی التجا کیجئے۔

امید ہے کہ آپ سب مقبول حج اور معنوی اور سیاسی ثمرات سے اپنی جھولی بھر کر اپنے گھروں کی طرف لوٹیں گے۔

والسلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

علی الحسینی الخامنہ ای